مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص زید نے گھریلو حالات سے مجبور ہو کر دوسرا خفیہ عقد نکاح کیا، پھر ڈیڑھ سال کے بعد گھر والوں کو علم ہوا تو انہوں نے گھر کے حالات بہت زیادہ خراب کر دیے اور اس شخص زید کو بچوں کے ذریعہ مجبور کیا کہ اس خاتون کو چھوڑ دے، زید نے کہا کہ چھوڑ دوں گا حالانکہ کے اس کی نیت چھوڑنے کی نہیں تھی، اس کے بعد ایک فرضی طلاق نامہ لکھ دیا جس میں اس نے اپنی زوجہ کا نام نہ لکھا بلکہ ایک فرضی نام تحریر کر دیا تاکہ یہ مطمئن ہو جائیں کچھ عرصے کے لیے، اب آیا شریعت کیا حکم دیتی ہے کہ زید کے اس فعل سے اس کی زوجہ کو طلاق ہو گئی ہے یا نہیں؟ برائے مہربانی شریعت کی رو سے رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر واقعتاً زید نے طلاق نامہ میں جو نام لکھا ہے، نہ تو وہ اس کی بیوی کا اصلی نام ہے اور نہ ہی اس نام سے اس کو پکارہ جاتا ہے۔ تو اسصورت میں اس کی زوجہ ثانی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، دونوں بدستور میاں بیوی ہیں، بصورت دیگر اگر طلاق نامہ میں لکھا گیا نام زوجہ کا اصلی ہے یا عرفی ہے یعنی اس نام سے لوگ اسے پکارتے ہیں تو اس سے سائل کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/09/30ء

الجواب صحیح

محمد زکریا

۱۳/ ۳/ ۱۴۴۵ھ

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور

الجواب صحیح

۱۳ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ

30/9/2023

دار الافتاء

رقم الافتاء: 158/130

التاریخ: 30/9/23

الجامعۃ الاشرفیۃ شارع فیروز پور لاہور